اشکال مذکور کا جواب شیخ نانوتوی سے

شیخ قاسم نانوتوی نے اس اشکال کے جواب میں لکھا ہے:

سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں آخر نبی ہیں' مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ''ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین'' فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ (تحذیر الناس ص ۳' مطبوعہ دیوبند' ۱۳۹۵ھ)

نیز لکھتے ہیں: غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جاوے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

(تحذیر الناس ص ۱۳' دیوبند' ۱۳۹۵ھ)

نیز لکھتے ہیں: اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔ بالجملہ ثبوت اثر مذکور دونا مثبت خاتمیت ہے' معارض ومخالف خاتم النبیین نہیں جو یوں کہا جائے کہ یہ اثر شاذ بمعنی مخالف روایت ثقات ہے۔

(تحذیر الناس ص ۲۴' دیوبند' ۱۳۹۵ھ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بایں معنی خاتم النبیین ہونا کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں آخر نبی ہیں' قطعی اور متواتر ہے' لیکن شیخ نانوتوی نے اس عبارت میں اس معنی کو عوام کا خیال کہا ہے' نیز آپ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد کسی اور نبی کے آنے کو اپنے اختراعی معنی کے اعتبار سے جائز کہا ہے اور اس کو خاتم النبیین کے منافی نہیں قرار دیا' ان وجوہات کی بناء پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ نانوتوی کی تکفیر کر دی۔ اس کی تفصیل ''حسام الحرمین'' اور ''التبشیر برد التحذیر'' میں ملاحظہ کریں۔

''تحذیر الناس'' کی اشاعت کے بعد یہ اعتراض کیا گیا کہ مولانا قاسم نانوتوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی کا انکار کر دیا ہے' چنانچہ شیخ نانوتوی نے اپنے دفاع میں متعدد بار یہ لکھا کہ:

(۱) خاتمیت زمانی اپنا دین وایمان ہے' ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں۔ (مناظرہ عجیبہ ص ۳۹)

(۲) حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلمہ ہے۔ (مناظرہ عجیبہ ص ۳)

(۳) ہاں یہ مسلمہ ہے کہ خاتمیت زمانی اجماعی عقیدہ ہے۔ (مناظرہ عجیبہ ص ۶۹)

(۴) حاصل مطلب یہ ہے کہ خاتمیت زمانی سے مجھ کو انکار نہیں۔ (مناظرہ عجیبہ ص ۵۰)

(۵) مولانا خاتمیت زمانی کی میں نے تو توجیہ اور تائید کی ہے تغلیط نہیں کی۔ ہاں! آپ گوشہ عنایت سے دیکھتے ہی نہیں تو میں کیا کروں (الی قولہ) اوروں نے فقط خاتمیت زمانی اگر بیان کی تھی تو میں نے اس کی علت یعنی خاتمیت مرتبی ذکر کی' اور شروع تحذیر ہی میں اقتضاء خاتمیت مرتبی کی بہ نسبت خاتمیت زمانی کو ذکر کر دیا' یہ تو اس صورت میں ہے کہ خاتم سے خاتم المراتب ہی مراد لیجئے اور خاتم کو مطلق رکھیے تو پھر خاتمیت مرتبی اور خاتمیت زمانی اور خاتمیت مکانی تینوں اس سے اسی طرح ثابت ہو جائیں گے جس طرح آیت: ''اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ'' (المائدہ: ۹۰) میں لفظ رجس سے نجاست معنوی اور نجاست ظاہری دونوں ثابت ہوتی ہیں۔ (مناظرہ عجیبہ ص ۳۷)

اب بجا طور پر یہ سوال ہوتا ہے کہ جب شیخ نانوتوی نے اتنی صراحت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت

زمانی کو تسلیم ہے' پھر فاضل بریلوی نے ان کی تکفیر کیوں کی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ''تحذیر الناس'' کی جن عبارات سے خاتمیت زمانی کا انکار لازم آتا ہے (مثلاً یہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ص ۳) چونکہ شیخ نانوتوی نے ان عبارات سے رجوع نہیں کیا اور ان کو بحالہا قائم رکھا' اس وجہ سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے ان کی تکفیر کردی۔ (واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب)

سات زمینوں کے متعلق میں نے زیادہ تفصیل اور تحقیق اس لیے کی کہ یہ اثر ہر دور میں علماء کے درمیان معرکۃ الآراء رہا ہے' حتیٰ کہ اس ڈور کی گتھی سلجھاتے سلجھاتے بعض علماء تکفیر کی زد میں آ گئے۔

اللہ تعالیٰ کی الوہیت پر دلیل

اس کے بعد فرمایا: ان کے درمیان (تقدیر کے موافق) اس کا حکم (تکوینی) نازل ہوتا ہے تاکہ تم جان لو کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے' اور بے شک اللہ کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

عطاء نے کہا: اس کا معنی یہ ہے کہ ان زمینوں کے درمیان اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف وحی نازل فرماتا ہے' ہر زمین میں اور ہر آسمان میں' مقاتل نے کہا: وہ سب سے اوپر والے آسمان سے سب سے نچلی زمین کی طرف وحی نازل فرماتا ہے' مجاہد نے کہا: وہ کسی کی حیات کا حکم نازل فرماتا ہے اور کسی کی موت کا' کسی کی سلامتی کا حکم نازل فرماتا ہے اور کسی کی ہلاکت کا۔

قتادہ نے کہا: آسمانوں میں سے ہر آسمان میں اور زمینوں میں سے ہر زمین میں اس کی مخلوقات میں سے مخلوق ہے اور اس کے احکام شرعیہ ہیں اور اس کی تقدیر کے موافق نازل ہونے والے احکام ہیں۔

اور جب تم آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق میں اور ان کے مدبرانہ نظام میں غور وفکر کرو گے تو تم پر منکشف ہو جائے گا کہ یہ عظیم الشان تخلیق ہے اور بے مثال تدبیر وہی شخص کر سکتا ہے' جس کی قدرت ذاتی ہو کسی سے مستعار نہ ہو اور جس کا علم محیط اور کامل ہو' جو غیر حادث اور غیر فانی ہو' جو قدیم اور واجب ہو وہی رب کائنات ہے اور وہی سب کی عبادتوں کا مستحق ہے اور وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کا شکر ادا کیا جائے اور اس کی تعظیم بجالائی جائے۔

سورۃ الطلاق کا اختتام

الحمد للہ علیٰ احسانہ آج سولہ محرم ۱۴۲۶ھ/ ۲۶ فروری ۲۰۰۵ء بہ روز ہفتہ بعد نماز ظہر سورۃ الطلاق کی تفسیر مکمل ہو گئی۔ ۲ فروری کو اس سورت کی ابتداء کی تھی اور ۲۶ فروری کو یہ مکمل ہوگئی' اس طرح اس کی تکمیل میں ۲۴ دن لگ گئے۔ ہر چند کہ اس میں صرف بارہ آیات ہیں لیکن ان میں کافی دقیق اور تفصیل طلب مباحث تھے' ہفتہ ۱۹ فروری سے اس ہفتہ تک میں بخار اور اس کے عوارض میں مبتلا رہا اور کام بالکل نہیں کر سکا' بہر حال اللہ تعالیٰ نے شفاء عطا فرمائی اور آج میں اس سورت کو مکمل کرنے پر قادر ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ جس طرح اس نے اس سورت کی تفسیر کو مکمل کرادیا' باقی سورتوں کی تفسیر کو بھی اپنے فضل و کرم سے مکمل کرادے اور قیامت تک کے لیے اس تفسیر کو قائم اور فیض آفریں رکھے اور میری اور میرے والدین کی اور سب مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔

والحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد خاتم النبیین افضل المرسلین شفیع المذنبین وعلیٰ آلہ الطیبین واصحابہ الراشدین وازواجہ امہات المؤمنین وجمیع المسلمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء
تبیان القرآن
علامہ غلام رسول سعیدی
شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی۔ ۳۸
فرید بک سٹال (رجسٹرڈ)
۳۸۔ اردو بازار لاہور

"خاتم النبیین" کو "آخر النبیین" میں لینے والے ناسمجھ عوام کہنا

گھمن صاحب 135 صفحات کے بعد اصل موضوع کی طرف آتے ہوئے لکھتے ہیں:

حجۃ الاسلام پر ایک اور اشکال اور اس کا جواب: کاظمی صاحب لکھتے ہیں: ہمیں نانوتوی صاحب سے شکوہ نہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تاخر زمانی تسلیم نہیں کی یا یہ کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مدعیان نبوۃ کی تکذیب وتکفیر نہیں کی، انہوں نے سب کچھ کیا ہے مگر قرآن کے معنی منقول متواتر کو عوام کا خیال قرار دے کر سب کئے پر پانی پھیر دیا۔ مقالات کاظمی، جلد 2

الجواب: الحمدللہ یہ تو بریلوی مان گئے کہ مولانا نانوتوی ختم نبوت زمانی کو مانتے ہیں اور یہ بھی مان گئے انہوں نے آپ علیہ السلام کے بعد مدعی نبوت کی تکفیر کی ہے۔ اعتراض صرف یہ رہا کہ یہ عوام کا خیال بتایا، تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ عوام سے مراد جہلا نہیں کیونکہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں: عوام سے مراد وہ ہوتے ہیں جو حقائق تک نہ پہنچے ہوں چاہے عالم کہلاتے ہوں۔ فہارس فتاوٰی رضویہ، صفحہ 401۔

یعنی جو بات کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتے ان کو بھی عوام کہا جاتا ہے چاہے وہ علماء بھی ہوں، یہ بات ہوگئی جہلا مراد نہیں۔ باقی حضرت کے ارشاد کا مطلب صاف ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کا عام طور پر لوگ یہی مطلب سمجھتے ہیں کہ آپ کا زمانہ آخری ہے اور اس کی علت اور اصل وجہ کو نہیں پاسکتے کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ تو اس کی وجہ اور علت آپ کا خاتم المراتب ہونا ہے اور اکمل ومکمل ہونا ہے۔ اسی وجہ سے آپ کو آخر میں بھیجا گیا، بولئے اس میں کیا قباحت ہے؟ اس علت کی وجہ سے آپ کے خاتم النبیین ہونے کا کسی مفسر ومحدث کو بھی انکار نہیں۔ اور آپ کے گھر سے بھی کئی مثالیں دی جاسکتی ہیں اور گزر بھی چکی ہیں۔ جیسے فاضل بریلوی نے رسوخ فی العلم نہ رکھنے والوں کو طبقہ عوام میں شامل کیا، اسی طرح حضرت نے کہا نہ یہ کہ یہ خیال جاہلوں کا بتایا یعنی مولانا نانوتوی نے ان کو عوام کہا ہے جو رسوخ فی العلم نہیں رکھتے نہ کہ حضرت نے جاہل لوگوں کو عوام کہا ہے، لہٰذا مولانا کا دامن صاف ہے۔ (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 136، 137، مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا)

گھمن صاحب نے یہاں پھر اپنے بڑوں کی تقلید میں ہیرا پھیری سے کام لیا ہے اور باطل تاویلات کی ہیں۔ دیوبندی نانوتوی کے کفر کو چھپانے کے لئے بار بار یہی کہتے ہیں کہ قاسم نانوتوی صاحب ختم زمانی کے قائل تھے۔ یہ ہم بھی کہتے ہیں کہ انہوں نے کئی مواقع پر ختم زمانی کو تسلیم کیا ہے لیکن تحذیر الناس کی وہ عبارت جس میں ختم زمانی کا انکار پایا جارہا ہے اس سے رجوع

7:53
4G R 87%

حسام الحرمین اور مخالفی...
archive.org

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

اور فنون ہیں عاجز نہیں سمجھے جاتے۔ بالجملہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وصف نبوت میں موصوف بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور انبیاء موصوف بالعرض۔ اس صورت میں اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اوائل یا اوسط میں رکھتے تو انبیاء متاخرین کا دین اگر مخالف دین محمدی ہوتا تو اعلیٰ کا ادنیٰ سے منسوخ ہونا لازم آتا حالانکہ خود فرماتے ہیں مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا اور کیوں نہ ہو یوں نہ ہو تو اعطاء دین منجملہ رحمت نہ رہے آثار غضب میں سے ہو جاوے ہاں اگر یہ بات متصور ہوتی کہ اعلیٰ درجے کے علماء کے علوم ادنیٰ درجے کے علماء کے علوم ..... سے کمتر اور ادون ہوتے ہیں تو مضائقہ بھی نہ تھا پر سب جانتے ہیں کہ کسی ..... عالم کا عالی مراتب ہونا علو مراتب علوم پر موقوف ہے یہ نہیں تو وہ بھی نہیں۔ اور انبیاء متاخرین کا دین اگر مخالف نہ ہوتا تو یہ بات ضرور ہے کہ انبیاء متاخرین پر وحی آتی اور افاضہ علوم کیا جاتا ورنہ نبوت کے پھر کیا معنے سو اس صورت میں اگر وہی علوم محمدی صلے اللہ علیہ وسلم تھے تو بعد وعدہ محکم إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ کے جو بہ نسبت اس کتاب کے جسکو قرآن کہتے ہیں اور بشہادت آیہ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ جامع العلوم ہے کیا ضرورت تھی اور اگر علوم انبیاء متاخر علوم محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہوتے تو اس کتاب کا تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ ہونا غلط ہو جاتا بالجملہ جیسے ایسے نبی جامع العلوم کیلئے ایسی ہی کتاب جامع چاہئے تھی۔ تا کہ علو مراتب نبوت جو لاجرم علو مراتب علمی ہے چنانچہ معروض ہو چکا میسر آئے ورنہ یہ علو مراتب نبوت بیشک ایک قول دروغ اور حکایت غلط ہوتی ایسے ختم نبوت بمعنی معروض کو تاخر زمانی لازم ہے چنانچہ اضافت الی النبیین باین لحاظ کہ نبوت منجملہ اقسام مراتب ہے یہی ہے کہ اس مفہوم کا مضاف الیہ وصف نبوت ہے زمانہ نبوت نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ در صورت ارادہ تاخر زمانی مضاف الیہ حقیقی زمانہ ہوگا۔ اور تاخر زمانی اعنی نبوت بالعرض ہاں اگر بطور اطلاق یا عموم مجاز اس خاتمیت کو زمانی اور مرتبی سے عام لے لیجئے۔ تو پھر دونوں طرح کا ختم مراد ہوگا پر ایک مراد ہو تو شایان شان محمدی صلے اللہ علیہ وسلم خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی اور مجھ سے پوچھئے تو میرے خیال ناقص میں تو وہ بات ہے کہ سامع منصف انشاءاللہ انکار ہی نہ کر سکے سو وہ یہ ہے کہ تقدم یا تاخر زمانی ہوگا یا مکانی یا رتبی یہ تین نوعیں ہیں۔ باقی مفہوم تقدم و تاخر ان تینوں کے حق میں جنس ہے بلکہ ظاہر یوں ہے کہ مثل چشمہ چشم و چشمہ آب و ذات وغیرہ معانی لفظ عین ان تینوں میں یوں بعید نہیں جو مثل لفظ عین تقدم و تاخر اقسام کو جو تاخیر کے آثار میں سے ہی بہ نسبت انواع مذکورہ مشترک کہئے جنس کہئے

انکار میں تو تکذیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی کھٹکا تھا اقرار میں تو کچھ اندیشہ ہی نہیں بلکہ سات
زمینوں کی اگر لاکھ دو لاکھ اور بڑھیے اسی طرح اور معینیں تسلیم کرلیں تو میں خوش ہوں کہ انکار سے
زیادہ اس اقرار میں کچھ دقت نہ ہوگی نہ کسی آیت کا تعارض نہ کسی حدیث سے معارضہ، رہا اثر
سو اس میں سات سے زیادہ کی نفی نہیں، سو جب انکار اثر مذکور باوجود تصحیح ائمہ حدیث یہ جرأت کے
تھا تو اقرار اراضی زائدہ از سبع میں تو کچھ ڈر ہی نہیں، علاوہ بریں بر تقدیر خاتمیت زمانی انکار اثر مذکور
میں عظمت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں کچھ افزائش نہیں ظاہر ہے کہ اگر ایک شہر آباد ہو اور اسکا ایک شخص
حاکم ہو یا سب میں افضل تو بعد اسکے کہ اس شہر کی برابر دوسرا ویسا ہی شہر آباد کیا جائے اور اس میں
بھی ایسا ہی ایک حاکم ہو یا سب میں افضل تو اس شہر کی آبادی اور اسکے حاکم کی حکومت یا اسکے
فرد افضل کی افضلیت سے حاکم یا افضل شہر اول کے حکومت یا افضلیت میں کچھ کمی نہ آجائے گی اور اگر
در صورت تسلیم اور چھ زمینوں کے وہاں کے آدم و نوح وغیرہم علیہم السلام وغیرہم سے زمانہ سابق میں ہوں
تو باوجود مماثلت کلی بھی آپ کی خاتمیت زمانی سے انکار نہ ہو سکے گا جو وہاں کے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کے مساوات میں کچھ حجت کیجئے، ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا
اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے، تو پھر سوائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود
بالخلق میں سے مماثل نبوی صلے اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد
خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی، افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائیگی
بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق
نہ آئیگا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا
جائے، بالجملہ ثبوت اثر مذکور دونا مثبت ثابت خاتمیت ہے معارض و مخالف خاتم النبیین نہیں جو یوں
کہا جائے کہ یہ اثر شاذ بمعنے مخالف روایۃ ثقات ہے اور اس سے یہ بھی واضح ہو گیا ہوگا کہ حسب تجویز
منکران اثر اس اثر میں کوئی علت غامضہ بھی نہیں جو اسی راہ سے انکار صحت کیجئے، کیونکہ اول تو امام
بیہقی کا اس کی نسبت صحیح کہنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں کوئی علت غامضہ خفیہ قادحہ فی الصحت نہیں
دوسرے شذوذ تھا تو یہی تھا کہ مخالف جملہ خاتم النبیین ہے اور علت تھی تو یہی تھی اگر اور کوئی آیت یا
حدیث ایسی ہوتی جس سے سات سے کم زیادہ زمینوں کا ہونا یا انبیاء کا کم و بیش ہونا یا نہ ہونا ثابت ہوتا
تو کہہ سکتے تھے کہ وجہ شذوذ یہ ہے۔ مگر آجتک کسی نے ایسی آیت و حدیث سنی نہ مدعیوں نے پیش کی
علے ہذا القیاس مضمون علت قادحہ کو خیال فرمائیے۔ آجتک سوائے مخالفت مضمون مذکور

الجواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین[1] معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام[2] کے خیال میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں[3] وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر اس وصف میں اور قد و قامت و شکل و رنگ و حسب و نسب و سکونت وغیرہ اوصاف میں جکو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اسکو ذکر کیا اوروں کو ذکر نہ کیا۔ دوسرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا احتمال۔ کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہیں، اعتبار نہ ہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اسلئے سد باب اتباع مدعیان نبوت کیا ہے جو کل کو جھوٹے دعوے کرکے خلائق کو گمراہ کرینگے۔ البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے پر جملہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ اور جملہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں کیا تناسب تھا

---

[1] یعنی آیۂ کریمہ میں جو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے اول اس کے معنی سمجھنے چاہئیں ۱۲ [2] یعنی عوام کا خیال تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقط اس معنے خاتم النبیین ہیں کہ آپ سب سے آخری ہیں یعنی یہ عوام کا خیال ہے جس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کما حقہ کا اظہار نہیں ہوتا ہے ۱۲ [3] عوام کے اس خیال کے مطابق یعنی محض تقدم و تاخر زمانی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے بالذات کوئی خاص فضیلت ثابت نہیں ہوتی ہے حالانکہ منطوق قرآن بیان فضیلت کاملہ کیلئے ہے۔ لہذا خاتم النبیین کے ایسے معنے لینے چاہئیں کہ جس سے پورے طور پر کامل و اکمل فضیلت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہو ۱۲

إنما أنا قاسم والله يعطي

رسالہ منیفہ عجیبہ در تحقیق و اثبات معنی ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

تحذیر الناس

از افاضات مبارکہ

حجۃ الاسلام حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا

محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز بانی دارالعلوم دیوبند

مع توضیح المطالب

بعد نظر ثانی و تصحیح اغلاط وغیرہ

(مولوی) محمد اسحاق مالک کتبخانہ رحیمیہ دیوبند نے

چھاپے

قیمت -/100 روپے

کتبخانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

یہ اور ہر قسم کی عربی فارسی اردو کتابیں بکفایت ملنے کا پتہ۔ کتبخانہ رحیمیہ دیوبند یو۔پی

افضلیت محمدی اور خاتمیت محمدی ﷺ:

وجہ اس کی یہ ہے کہ انبیاء بوجہ احکام رسانی مثل گورنر وغیرہ نواب خداوندی ہوتے ہیں؛ اس لیے ان کا حاکم ہونا ضرور ہے۔ چناں چہ ظاہر ہے: اس لیے جیسے عہدہائے ماتحت میں سب میں اوپر عہدۂ گورنری، یا وزارت ہے اور سوا اس کے اور سب عہدے ماتحت ہوتے ہیں۔ اوروں کے احکام کو وہ توڑ سکتا ہے، اس کے احکام کو اور کوئی نہیں توڑ سکتا۔ اور وجہ اس کی یہی ہوتی ہے کہ اس پر مراتب عہدہ جات ختم ہو جاتے ہیں۔ ایسے خاتم مراتب نبوت کے اوپر اور کوئی عہدہ یا مرتبہ ہوتا ہی نہیں، جو ہوتا ہے، اس کے ماتحت ہوتا ہے؛ اس لیے اس کے احکام اوروں کے احکام کے ناسخ ہوں گے، اوروں کے احکام اس کے احکام کے ناسخ نہ ہوں گے۔ اور اس لیے یہ ضرور ہے کہ وہ خاتم زمانی بھی ہو؛ کیوں کہ اوپر کے حاکم تک نوبت سب حکام ماتحت کے بعد میں آتی ہے اور اس لیے اس کا حکم اخیر حکم ہوتا ہے؛ چناں چہ ظاہر ہے۔ پارلیمنٹ تک مرافعہ کی نوبت سبھی کے بعد میں آتی ہے، یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ کسی اور نبی نے دعویٰ خاتمیت نہ کیا، کیا تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ چناں چہ قرآن وحدیث میں یہ مضمون بتصریح موجود ہے۔

سو آپ ﷺ کے اور آپ سے پہلے اگر دعویٰ خاتمیت کرتے، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کرتے؛ مگر دعویٰ خاتمیت تو درکنار، انہوں نے یہ فرمایا کہ: میرے بعد جہاں کا سردار آنے والا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی خاتمیت کا انکار کیا؛ بلکہ خاتم کے آنے کی بشارت دی؛ کیوں کہ سب کا سردار خاتم الحکام ہوا کرتا ہے اور در صورت مخالفت رائے اس کے احکام آخری احکام ہوا کرتے ہیں۔ چناں چہ مرافعہ کرنے والوں کو خود ہی معلوم ہے۔

مباحثہ
شاہجہان پور
افادات
حجۃ الاسلام الامام محمد قاسم النانوتوی
بانی دارالعلوم دیوبند
دار الامام الکوثری
0315-9037159

اور خاتمیت اور آپ کی معقولیت اور مختومیت آپ کو ماننی پڑے گی اس لئے میں اسی بات کا متوقع ہوں کہ آپ نے جب واسطۂ فیض ہی کہا ہے تو دربارۂ نبوت آپ کو واسطہ فی العروض ہی سمجھ کر کہا ہوگا اور فیوض میں واسطہ فی الثبوت سہی۔

مضمون مسطور کے بعد دربارۂ توافق اصطلاح و تخالف اصطلاح اور لکھنے کی حاجت نہیں مگر ہاں جب مخالفت اصطلاح ہی نہیں تو پھر ایہام شرک بھی نہیں ہو سکتا اور ہے تو آپ بھی موصوف بالذات کے وہی معنے لکھتے ہیں اور لفظ موصوف بالذات اوروں پر بولتے ہیں اگر میرے حق میں یہ بات موہم شرک ہے تو آپ کے حق میں بھی موہم شرک ہے میں تو نام ہی کا عالم ہوں آپ بفضلہ تعالیٰ کام کے عالم ہیں اپنے سے بھی مواخذہ ضرور ہے۔

غرض میں نے معنی اصطلاحی سے انکار کیا نہ اب انکار ہے ہاں بعنا للنفس اور احتیاطاً لکھا تھا کہ اگر مجھ سے مخالفت اصطلاح ظہور میں آ جائے تو مستبعد نہیں کتابوں کو مجھ کو ایسی نظر نہیں جیسی ہوا کرتی ہے سنی سنائی بعض باتیں یاد ہیں یا کبھی کی دیکھی بھالی یاد ہیں مگر جو کچھ یاد ہے اپنے نزدیک یقینی ہے اگر غلطی معلوم ہو جائے گی تو مخالفت اصطلاح کا انشاء اللہ اقرار کیا جائے گا مگر چونکہ اپنے نزدیک جو کچھ معنی اصطلاح قدیم ہے لکھ چکا ہوں تو وہ مخالفۃ مخالفۃ مقصود احقر نہ ہوگی از قبیل اصطلاح جدید ہو جائے گی ولا مشاحۃ فی الاصطلاح ہاں معنی مقصود اگر لکھے نہ جاتے تو پھر البتہ محل اعتراض تھا۔

عقیدۂ ختم نبوت

اور امتناع بالغیر میں کلام ہے اپنا دین و ایمان ہے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اسکو کافر سمجھتا ہوں۔

کلام اللہ و حدیث میں سے متعدد شواہد نقل کئے اس صورت میں اگر آپ کو کہنا تھا تو تفسیر بالقرآن اور تفسیر بالحدیث کہنا تھا تفسیر بالرائے۔ فرمانا تھا اور اگر آپ کے نزدیک تفسیر بالقرآن بھی منجملہ تفسیر بالرائے ہے تو آپ کوئی تعریف تفسیر اصلی بیان فرمائیے:

مولنا! خاتمیت زمانی کی میں نے تو توجیہ اور تائید کی ہے تغلیط نہیں کی مگر ہاں آپ گوشۂ عنایت و توجہ سے دیکھتے ہی نہیں تو میں کیا کروں اخبار بالعلت مکذب اخبار بالمعلول نہیں ہوتا بلکہ اس کا مصداق اور مؤید ہوتا ہے اور وں نے فقط خاتمیت زمانی اگر بیان کی تھی تو میں نے اسکی علت یعنی خاتمیت مرتبی کو ذکر اور شروع تحذیر ہی میں اقتضاء خاتمیت مرتبی کا بہ نسبت خاتمیت زمانی ذکر کر دیا یہ تو اس صورت میں ہے کہ خاتم سے خاتم المراتب ہی مراد لیجیۓ اور اگر خاتم کو مطلق رکھئے تو پھر خاتمیت مرتبی اور خاتمیت زمانی اور خاتمیت مکانی تینوں اس سے اسی طرح ثابت ہو جائیں گے جس طرح آیت ۔

انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان

میں لفظ رجس سے نجاست معنوی اور نجاست ظاہری دونوں ثابت ہوتی ہیں اور اس ایک مفہوم کا انواع مختلفہ پر محمول ہونا ظاہر ہوتا ہے ظاہر ہے کہ خمر نجس العین بنجاست ظاہرہ ہے اور میسر اور انصاب اور ازلام اگر نجس ہیں تو ان کی نجاست ظاہری نجاست نہیں۔

بالجملہ جیسے اخبار قیام زید و عمرو مخالف و معارض قیام زید نہیں بلکہ مع شئی زائد اسکی تصدیق ہے ایسے ہی اس صورت میں میری تفسیر مع شئی زائد مصدق تفسیر مفسران گذشتہ ہوگی نہ مخالف اور معارض۔

اور اگر عرض احقر مخالف جمہور ہے تو تمام بطون آیات ظہور آیات کے معارض ہوں گے اور حدیث لکل آیۃ ظھرا وبطنا ایک افسانہ غلط ہوگا رہا یہ ارشاد کہ مطلب بھی

خاتمیّت زمانی مجمع علیہ خاتمیّت مرتبی کے منافی نہیں

اور سنیئے آپ خاتمیت زمانی کو معنی مجمع علیہ فرماتے ہیں اگر یہ مطلب ہے کہ خاتمیت زمانی مجمع علیہ ہے خاتم النبیین سے ماخوذ ہو یا اور کہیں سے تو اس میں انکار ہی کسے ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ لفظ خاتم النبیینؐ سے مراد ہونا مجمع علیہ ہے تو اس میں ہمارا کیا نقصان ہے جو یہ آپ پردہ میں آوازہ خرق اجماع کستے ہیں تحذیر کو غور سے دیکھا ہوتا اس میں خود موجود ہے کہ لفظ خاتم تینوں معنوں پر بدلالت مطابقی دلالت کرتا ہے اور اسی کو اپنا مختار قرار دیا تھا اور اگر یہ مطلب ہے کہ سوائے خاتمیت زمانی اور معنوں کا مراد لینا مخالف اجماع ہے تو اول تو آپ ہی فرمائیں کہ خاتمیت مرتبی جو مشیر الی الافضلیت ہے آپ نے کیوں مراد لی دوسرے عنایت کر کے اتنا بھی فرمانا تھا کہ وہ اجماع کب منعقد ہوا بلکہ آپ کے طور پر تو جمع بین الحقیقت والمجاز یا جمع بین المعانی المشترکہ لازم آئے گا العاقل تکفیہ الاشارۃ۔

صحت حدیث میں صرف صوفیا کا قول مستند نہیں

اور سنیئے آپ حضرات صوفیہ کرام قدس اللہ اسرارہم کے ذمہ تصحیح اثر لگاتے ہیں اوّل تو یہ فرمایئے کہ تصحیح بیان معنی محتمل الوقوع سے کیونکر لازم آتی ہے یعنی جیسے میں نے اثر مذکور کے ایک معنے لکھے اور یہ کہا کہ ہم تکلیف عقیدہ نہیں دے سکتے پر اگر یہ اثر صحیح ہے جیسے محدثین فرماتے ہیں تو پھر صحیح ہی ہوگا تو آخر مخالف خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نہیں الخ ایسے ہی اگر انہوں نے بفرض صحت کچھ فرمایا ہو تو اتنا فرمانا جیسے معارض صحت نہیں مفید صحت بھی نہیں بلکہ اگر وہ کسی حدیث کو صحیح کہیں تو تنہا ان کا قول قابل استناد و اعتماد نہیں

اولیس الذی خلق السموات والارض بقادر علیٰ ان یخلق
مثلھم بلیٰ وھو الخلاق العلیم ط

حضرت نانوتویؒ کی مشہور کتاب تحذیر الناس کے مشکل مقامات کی تشریح و توضیح پر

مناظرہ عجیبہ

از
حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ العزیز

ترتیب جدید و عنوانات

مولانا حسین احمد نجیب (رفیق دار التصنیف دار العلوم کراچی)

ناشر ...

سید محمد معروف

مکتبہ قاسم العلوم، جے ون ۱۴۰
کورنگی کراچی ۳۱

9/-

اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے اس باب میں کافی ہے کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا
ہے پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا گو الفاظ مذکور بسند متواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ
باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ باوجودیکہ
الفاظ احادیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں جیسا اسکا منکر کافر ہے ایسا ہی اسکا منکر
بھی کافر ہوگا اب دیکھئے کہ اس صورت میں عطف بین الجملتین اور استدراک اور استثناء مذکور
بھی بغایت درجہ چسپاں نظر آتا ہے، اور خاتمیت بھی بوجہ احسن ثابت ہوتی ہے، اور خاتمیت
زمانی بھی ہاتھ سے نہیں جاتی اور نیز اس صورت میں جیسے قرأت خاتم بکسر التاء چسپاں ہے
ایسے ہی قرأت خاتم بفتح التاء بھی نہایت درجے کو بے تکلف موزوں ہو جاتی ہے کیونکہ
جیسے خاتم بفتح التاء کا اثر اور نقش مختوم علیہ میں ہوتا ہے ایسے ہی موصوف بالذات کا
اثر موصوف بالعرض میں ہوتا ہے حاصل مطلب آیۂ کریمہ اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوۃ
معروفہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوۃ معنوی امتیوں کی
نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے انبیاء کی نسبت تو فقط خاتم النبیین
شاہد ہے کیونکہ اوصاف معروض و موصوف بالعرض موصوف بالذات کے فرع ہوتے ہیں موصوف بالذات
اوصاف عرضیہ کی اصل ہوتا ہے، اور وہ اسکی نسل لفظ ظاہر ہے کہ والد کو والد اور اولاد کو اولاد اسی
لحاظ سے کہتے ہیں کہ اس سے پیدا ہوتے ہیں وہ فاعل ہوتا ہے، چنانچہ والد کا اسم فاعل ہونا
اس پر شاہد ہے اور یہ مفعول ہوتے ہیں چنانچہ اولاد کو مولود کہنا اسکی دلیل ہے، سو جناب ذات
بابرکات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم موصوف بالذات بالنبوۃ ہوئی اور انبیاء باقی موصوف بالعرض
تو یہ بات اب ثابت ہو گئی کہ آپ والد معنوی ہیں اور انبیاء باقی آپ کے حق میں بمنزلہ اولاد
معنوی اور امتیوں کی نسبت لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں غور کیجئے تو یہ بات واضح
ہے، پر آیت اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ کی ضرورت ہے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
صغریٰ بنائے اور اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ کو کبریٰ دیکھئے یہ نتیجہ نکلتا ہے یا نہیں صورت
اسکی یہ ہے کہ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ کو بعد لحاظ صلہ من انفسہم دیکھئے
تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کیساتھ وہ قرب حاصل ہے
کہ انکی جانوں کو بھی ان کیساتھ حاصل نہیں کیونکہ اولیٰ بمعنی اقرب ہے، اور اگر بمعنی احب یا اولی
بالتصرف ہو جب بھی یہی بات لازم آئیگی کیونکہ احبیت اور اولویت بالتصرف کیلئے اقربیت

اور فنون میں عاجز نہیں سمجھے جاتے۔ بالجملہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وصف نبوت میں موصوف
بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور انبیاء موصوف بالعرض۔ اس صورت میں اگر رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو اول یا اوسط میں رکھتے تو انبیاء متاخرین کا دین اگر مخالف دین محمدی ہوتا تو اعلیٰ کا ادنیٰ
سے منسوخ ہونا لازم آتا حالانکہ خود فرماتے ہیں مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِہَا نَاْتِ بِخَیْرٍ
مِّنْہَا اَوْ مِثْلِہَا اور کیوں نہ ہو یوں نہ ہو تو اعطاء دین منجملہ رحمت نہ رہے آثار غضب میں سے ہو جاوے
۔۔۔۔ ہاں اگر یہ بات متصور ہوتی کہ اعلےٰ درجے کے علماء کے علوم ادنیٰ درجے کے علماء کے علوم
سے کمتر یا ادون ہوتے ہیں تو مضائقہ بھی نہ تھا پر سب جانتے ہیں کہ کسی ۔۔۔۔۔۔۔
عالم کا عالی مراتب ہونا علو مراتب علوم پر موقوف ہے یہ نہیں تو وہ بھی نہیں۔ اور انبیاء
متاخرین کا دین اگر مخالف نہ ہوتا تو یہ بات ضرور ہے کہ انبیاء متاخرین پر وحی آتی اور افاضہ علوم کیا
جاتا ورنہ نبوت کے پھر کیا معنے سو اس صورت میں اگر وہی علوم محمدی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں تو بعد وعدہ محکم
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ کے جو بہ نسبت اس کتاب کے جسکو قرآن کہتے ہیں اور بشہادت
آیۃ وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ جامع العلوم ہے کیا ضرورت تھی اور اگر علوم انبیاء
متاخر علوم محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہوتے تو اس کتاب کا تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ ہونا غلط
ہو جاتا بالجملہ جیسے ایسے نبی جامع العلوم کیلئے ایسی ہی کتاب جامع چاہیے تھی تاکہ علو مراتب
نبوت جو لاجرم علو مراتب علمی ہے چنانچہ معروض ہو چکا میسر آئی ورنہ یہ علو مراتب نبوت بیشک
ایک قول دروغ اور حکایت غلط ہوتی ایسے ختم نبوت بمعنی معروض کو تاخر زمانی لازم ہے چنانچہ
اضافت الی النبیین باول اعتبار کہ نبوت منجملہ اقسام مراتب ہے یہی ہے کہ اس مفہوم کا مضاف
الیہ وصف نبوت ہے زمانہ نبوت نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ در صورت ارادہ تاخر زمانی مضاف الیہ
حقیقی زمانہ ہوگا۔ اور تاخر زمانی اعنی نبوت بالعرض ہاں اگر بطور اطلاق یا عموم مجاز اس خاتمیت کو
زمانی اور مرتبی سے عام لے لیجئے۔ تو پھر دونوں طرح کا ختم مراد ہوگا پر ایک مراد ہو تو شایان شان
محمدی صلے اللہ علیہ وسلم خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی، اور مجھ سے پوچھئے تو میرے خیال ناقص میں تو
وہ بات ہے کہ سامع منصف انشاء اللہ انکار ہی نہ کر سکے سو وہ یہ ہے کہ تقدم یا تاخر زمانی ہوگا یا
مکانی یا مرتبی یہ تین نوعیں ہیں۔ باقی مفہوم تقدم و تاخر ان تینوں کے حق میں جنس ہے بعد
ظاہر ہے کہ مثل چشم و چشمہ و ذات وغیرہ معانی لفظ عین ان تینوں میں یوں بعید نہیں تو مثل
لفظ عین تقدم و تاخر انقسام کو جو تاخیر کے آثار میں سے ہے بہ نسبت انواع مذکورہ مشترک کہیے جنس کہیے

انکار میں تو تکذیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی کھٹکا تھا اقرار میں تو کچھ اندیشہ ہی نہیں بلکہ سات
زمینوں کی اگر لاکھ دو لاکھ اور بڑھیے اسی طرح اور معینیں تسلیم کرلیں تو میں خورکش ہوں کہ انکار سے
زیادہ اس اقرار میں کچھ دقت نہ ہوگی نہ کسی آیت کا تعارض نہ کسی حدیث سے معارضہ رہا اثر
سو اس میں سات سے زیادہ کی نفی نہیں سو جب انکار اثر مذکور باوجود تصحیح ائمہ حدیث یہ جرأت کے
تو اقرار اس بات کا اسمی زمینہ از سبع ہیں تو کچھ ڈر ہی نہیں علاوہ بریں برتقدیر خاتمیت زمانی انکار اثر مذکور
میں تحذیر نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں کچھ افزائش نہیں ظاہر ہے کہ اگر ایک شہر آباد ہو اور اسکا ایک شخص
حاکم ہو یا سب میں افضل تو بعد اسکے کہ اس شہر کی برابر دوسرا ویسا ہی شہر آباد کیا جائے اور اسمیں
بھی ایسا ہی ایک حاکم ہو یا سب میں افضل تو اس شہر کی آبادی اور اسکے حاکم کی حکومت یا اسکو
فرد افضل کی افضلیت سے حاکم یا افضل شہر اول کے حکومت یا افضلیت میں کچھ کمی نہ آجائے گی اور اگر
دو صورت تسلیم اور چھ زمینوں کے وہاں کے آدم و نوح وغیرہم علیہم السلام وغیرہم سے زمانہ سابق میں ہوں
تو باوجود مماثلت کلی بھی آپ کی خاتمیت زمانی سے انکار نہ ہوسکے گا جو ہاں کے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کے مساوات میں کچھ حجت کیجیے، ہاں اگر خاتمیت بمعنی اوصاف ذاتی بوصف نبوت لیجیے جیسا
اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے، تو پھر سوائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود
بالخلق میں سے مماثل نبوی صلے اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد
خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی، افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائیگی
بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق
نہ آئیگا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا
جائے، بالجملہ ثبوت اثر مذکور دونا مثبت ثابت خاتمیت ہے معارض و مخالف خاتم النبیین نہیں جو یوں
کہا جائے کہ یہ اثر شاذ بمعنے مخالف روایت ثقات ہے اور اس کے یہ بھی واضح ہوگیا ہوگا کہ حسب تحریر
منکران اثر اس اثر میں کوئی علت غامضہ بھی نہیں جو اسی راہ سے انکار صحت کیجیے، کیونکہ اول تو امام
بیہقی کا اس کی نسبت صحیح کہنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں کوئی علت غامضہ خفیہ قادحہ فی الصحت نہیں
دوسرے شذوذ تھا تو یہی تھا کہ مخالف جملہ خاتم النبیین ہے اور علت تھی تو یہ ہی تھی اگر اور کوئی آیت یا
حدیث ایسی ہوتی جس سے سات سے کم زیادہ زمینوں کا ہونا یا انبیاء کا کم و بیش ہونا یا نہ ہونا ثابت ہوتا
تو کہہ سکتے تھے کہ وجہ شذوذ یہ ہے۔ مگر آج تک کسی نے ایسی آیت و حدیث سنی نہ مدعیوں نے پیش کی
علی ہذا القیاس مضمون علت قادحہ کو خیال فرمائیے۔ آج تک سوائے مخالفت مضمون مذکور

الجواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش ہے کہ اول معنی خاتم[1] النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو[2] عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ[3] تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر اس وصف میں اور قد و قامت و شکل و رنگ و حسب و نسب و سکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا اوروں کو ذکر نہ کیا۔ دوسرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا احتمال۔ کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہیں۔ اعتبار نہ ہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے۔ باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لئے سد باب اتباع مدعیان نبوت کیا ہے جو کل کو جھوٹے دعوے کرکے خلائق کو گمراہ کریں گے۔ البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے پر جملہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ اور جملہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ میں کیا تناسب تھا

---

[1] یعنی آیۂ کریمہ میں جو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے اول اس کے معنی سمجھنے چاہئیں ۱۲ [2] یعنی عوام کا خیال تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقط اس معنے خاتم النبیین ہیں کہ آپ سب سے آخری ہیں یعنی یہ عوام کا خیال ہے جس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کما حقہ کا اظہار نہیں ہوتا ہے ۱۲ [3] عوام کے اس خیال کے مطابق یعنی محض تقدم و تاخر زمانی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے بالذات کوئی خاص فضیلت ثابت نہیں ہوتی ہے حالانکہ منطوق قرآن بیان فضیلت کاملہ کیلئے ہے۔ لہذا خاتم النبیین کے ایسے معنے لینے چاہئیں کہ جس سے پورے طور پر کامل و اکمل فضیلت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہو ۱۲

انما انا قاسم واللہ یعطی

یعنی رسالہ مفیدہ عجیبہ در تحقیق و اثبات معنی ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

تحذیر الناس

از افاضات مبارکہ

حجۃ الاسلام حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز بانی دار العلوم دیوبند

مع توضیح المطالب

بعد نظر ثانی و تصحیح اغلاط وغیرہ

(مولوی) محمد اسحاق مالک کتبخانہ رحیمیہ دیوبند نے اپنے

قیمت -/100 روپے

کتبخانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

یہ اور ہر قسم کی عربی فارسی اردو کتابیں بکفایت ملنے کا پتہ :- کتبخانہ رحیمیہ دیوبند یو۔پی۔ انڈیا